78829

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

792

قرآنی

جنگِ انقلاب

فہرستِ مضامین

مضمون	صفحہ
مقدمہ	۵
انقلاب! انقلاب! اے انقلاب!	۱۷
سُورَۂ قتال (انقلاب)	
قرآنی انقلاب اور جنگ	۱۸
نام	۱۸
پچھلی سورۃ سے ربط	۱۸
اگلی سورۃ کے ساتھ ربط	۱۸
اجتماعی تحریک کی دو قسمیں	۱۹
(ا) ارتقائی تحریکیں	۱۹
(ب) انقلابی تحریکیں	۱۹
انتفاعی جنگ	۲۰
قرآن کا فکر	۲۰

شکل میں ہو۔ اور اُسے دُور کرکے قرآنِ حکیم کی حکومت پیدا کی جائے۔ مثلاً ہمارے زمانے میں معاشی ظلم انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ اور یہاں عدم توازن کی وجہ سے عام لوگوں کی یہ حالت ہے، کہ اکثر لوگ غذا نہ ملنے یا ناقص غذا ملنے کی وجہ سے کمزور ہو رہے ہیں۔ اور صحیح تعلیم نہ ہونے کے سبب سے اپنے انسانی فرائض ادا نہیں کر رہے اور نہ ادا کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ اُنہیں اس حالت سے نکال کر ایسے حالات پیدا کرنا کہ وہ فکرِ معاش سے نجات پاکر اللہ کی یاد میں لگ سکیں، ہر ایک اُس شخص کا فرض ہے، جو قرآنِ حکیم کی تعلیم کو مانتا ہے اور ظاہر ہے، کہ یہ سب کچھ جان اور مال کی قربانی کے بغیر نہیں ہو سکتا جب وہ لوگ جنہوں نے قرآنِ حکیم کو سمجھا اور اُس میں یہ بات پائی، تو ان میں سے اکثر پیچھے ہٹ کر فقط نماز، روزہ وغیرہ اپنے اخلاق کی تلقین پر قناعت کرکے بیٹھ گئے۔ اُنہیں چاہیے تھا، کہ وہ قرآنِ حکیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر غور کرتے اور آگے بڑھنے کا راستہ نکالتے۔ مگر یہ لوگ لڑائی کا نام تک نہیں سُن سکتے۔ اگر یہ لوگ اس بات پر اڑے رہیں۔ اور ظلم کو دور کرنے کے لیے جنگ نہ کریں، یا کم سے کم اس کی تیاری نہ کریں۔ اور اس کا راستہ صاف نہ کریں۔ تو قرآنِ حکیم کی زبان میں وہ منافق ہیں۔ گویا وہ اپنے نماز روزے کے باوجود اسلام کو جھوٹا ثابت کر رہے ہیں۔ ان کے یہ عمل بھی کام نہ دیں گے اس کی مثال یوں سمجھنی چاہیے، جیسے کوئی کاشتکار زمین میں بیج ڈالنے اور پانی ڈال دے، لیکن کھیت کو پانی نہ دے۔ ظاہر ہے کہ اس ایک عمل کے نہ ہونے سے اس کے پہلے سب اپنے عمل اکارت جائیں گے کیونکہ وہ پہلے

Marfat.com

سارے اعمال اِس ایک عمل کے لیے تھے۔ اگر یہی نہیں، تو وہ کس کام کے؟ اسی طرح جب خوشے نکل آئیں، تو اُن کی حفاظت ضروری ہے۔ اگر اب یہ کام نہ کیا۔ تو پانی دینے تک سب عمل بے کار جائیں گے۔ اس پر اگلے باقی کاموں کو سوچ لینا چاہیے +

اسی طرح اسلام میں ایک عمل کرکے اس کے بعد دُوسرا عمل نہ کیا، تو پہلے سارے عمل بیکار ہو جاتے ہیں۔ مثلاً نمازیں پڑھیں لیکن جہاد نہ کیا۔ یا کم سے کم اس کی تیاری نہ کی۔ اور مظلوموں کے ساتھ انصاف نہ کیا۔ یا انصاف کرنے والا نظام پیدا کرنے کی کوشش نہ کی، تو سب عمل اکارت گئے۔ دنیا کا نظام اسی قاعدے پر چل رہا ہے، کہ اگر ایک عمل کے بعد دوسرا زوردار عمل نہ کیا جائے، تو پہلے عمل کا نتیجہ بھی اکارت چلا جاتا ہے۔ بس جہاں انسان ٹھہر جاتا ہے، وہیں سب عمل ضائع ہو جاتے ہیں۔ زندگی چلنے اور آگے بڑھنے کا نام ہے اس میں جمود کا نام موت ہے +

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حُدیبیہ کی صلح کی (جس کا ذکر اگلی سورت میں آتا ہے) تو عرب میں آپ کی پوزیشن مضبوط ہو گئی۔ اس کے بعد آپؐ نے مدینہ منورہ تشریف لاتے ہی اس قومی انقلاب کی منزل سے اگلی منزل ـــ کُل قومی انقلاب ـــ کا کام شروع کر دیا۔ چنانچہ آپؐ نے قیصر اور کسریٰ وغیرہ کی طرف خط لکھ کر انہیں دھمکایا، کہ اگر وہ اس انقلاب میں شریک نہ ہوں گے، تو وہ برباد کر دیے جائیں گے۔ یہی معنی ہیں۔ اس آیت کے فاذا فرغتَ فانصب (الم نشرح ۹۴: ۷) کے جب تو ایک کام سے فارغ

Marfat.com

ہو جائے، تو پھر محنت کے لیے اُٹھ کھڑا ہو) یعنی ایک کام سے فارغ ہوتے ہی دُوسرا زوردار کام شروع کردو +

(۲۶) ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ۝

یہ اس واسطے کہ اُنہوں نے اُن لوگوں سے جو اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب سے بیزار ہیں کہا کہ ہم تمہاری بات بھی مانیں گے بعضے کاموں میں اور اللہ ان کا خفیہ مشورہ کرنا جانتا ہے ؛

منافقین اور کفار کا سمجھوتہ | یہ منافقین اور کمزور دل لوگ قرآن حکیم کو ہاتھ میں لے کر جنگ سے گریز کرتے ہیں، تو اس کا بھید یہ ہے، کہ ان منافقوں نے قرآنِ حکیم کے مخالفوں سے سازش کر رکھی ہے، اُنہوں نے ان کافروں سے سمجھوتہ کر رکھا ہے، کہ اُن کی تھوڑی بہت مخالفت کرتے رہیں گے ؛ لیکن میدان جنگ میں جاکر ان کے خلاف لڑیں گے نہیں +

(۲۷) فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۝

پھر کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی جان نکالیں گے، ان کے مُنہ اور پیٹھ پر مارتے جاتے ہوں گے ؛

یہ لوگ جو حق کا راستہ چھوڑ کر جھوٹ کا راستہ اختیار کر رہے ہیں یعنی باطل کے خلاف میدان میں نہیں آتے، یہ مریں گے تو انہیں سخت عذاب دیا جائے گا۔ اُس وقت یہ لوگ کیا کریں گے ؛

(۲۸) ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا یہ اس لیے کہ وہ چلے وہ راہ جس سے

Marfat.com

مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ

اللہ بیزار ہے۔ اور انہوں نے اس کی خوشنودی ناپسند کی۔ چنانچہ اُس نے ان کے اعمال اکارت کر دیے +

اُنہیں موت کے وقت یہ دردناک عذاب اس لیے ملے گا کہ یہ لوگ اس بات سے بھٹک گئے، جو خدا کو پسند تھی۔ اب ان کے تمام نام نہاد نیک اعمال بے نتیجہ ہیں۔ اب ان کی مثال ایسی ہے، جیسے کوئی شخص مشرق کی طرف جانا چاہتا ہے، لیکن مغرب کی طرف رُخ کر کے چل دے۔ وہ چلے گا بھی فاصلہ بھی طے کریگا اپنے بدن کو تھکائے گا بھی۔ لیکن اصل منزل پر نہ پہنچ سکے گا۔ اس لیے اصل منزل کے لحاظ سے یہی کہا جائے گا۔ کہ اس کے سفر کا عمل اکارت گیا۔ حالانکہ مغرب کو چلنا بجائے خود ایک عمل ہے۔ اگر وہ صحیح سمت کو کیا جاتا، تو نتیجہ پیدا کرتا۔ لیکن سمت بدل جانے سے نتیجہ خیز نہ رہا۔ ایسے ہی نام نہاد مسلمانوں کے اچھے عمل نتیجہ خیز نہ ہوں گے۔ کیونکہ یہ انسانیت میں سے ظلم دور کرنے کے لیے جنگ میں شریک نہیں ہوتے +

صُوفیاء کا فریضہ ہم نے ہند کے مسلمانوں کی طرف سے پہلی عمومی جنگ ۱۸-۱۹۱۴ء میں حصّہ لے کر بعض باتیں اپنے تجربے سے دیکھیں جن کا ہمیں اپنی پڑھنے پڑھانے کی زندگی میں کبھی سان گمان بھی نہ ہوتا[1] اس تجربے سے ہم یہ جان چکے ہیں۔ کہ مسلمانوں

---

[1] حضرت مولانا سندھیؒ ۱۹۱۵ء میں اپنے استاد محترم حضرت مولانا شیخ الہندؒ کے حکم سے کابل گئے۔ اور جلاوطنی کے تیئس چوبیس سال گزار کر ۱۹۳۹ء میں برعظیم ہند میں واپس آئے۔ اُنہوں نے اگست ۱۹۴۴ء میں وفات پائی۔ (مرتّب)

کے لیے دینی علوم اور ارشاد و احسان[1] بہترین عملوں میں سے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ان عملوں سے کسی حالت یا کسی شکل میں کافروں کی مدد نہ ہوتی ہو نہیں تو اللہ تعالیٰ ان نیک عملوں کو بھی بے کار اور بے اثر کر دیتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی صوفی اپنے مریدوں کو اللہ اللہ کرنے میں اتنا لگا رکھتا ہے۔ کہ وہ انہیں قرآنِ حکیم کے دشمنوں کے ساتھ جہاد کرنے کے لیے تیار نہیں کر سکتا اور اس طرح کافروں کو فائدہ پہنچتا ہے، تو اُن نیک عملوں کے فائدہ مند ہونے میں شبہ ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ جہاد اور امر بالمعروف کے مسئلے میں فقیہ رازی[2] نے "احکام القرآن" میں نہایت اچھی طرح کھول کر بات کی ہے۔ ہمارے لیے وہ کافی اور شافی ہے۔ انہوں نے امام ابوحنیفہؒ کے طریق پر انقلابی روح قائم رکھی ہے۔ اس کتاب کی اشاعت کے بعد ہم نہیں دیکھتے کہ حنفیہ کے لیے قرآن حکیم کی انقلابی تحریک سے پیچھے رہنے کا کوئی عذر باقی رہ گیا ہے۔[3]

(۲۹) اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ یُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ؟

کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے خیال کرتے ہیں۔ کہ اللہ اُن کے کینے ظاہر نہ کرے گا ؟

کیا ان منافقوں کا یہ خیال ہے۔ کہ اُن کی خیانت، اُن کی بے ایمانی

---

[1] ارشاد: خدا کے حکموں کی طرف رہنمائی ۔ احسان: تصوف کے اعمال (مرتب)

[2] احمد بن علی ابوبکر الرازی الجصاص: پیدائش ۳۰۵ھ (۹۱۷ء)، وفات ۳۷۰ھ (۹۸۰ء) بلند پایہ حنفی امام۔ "احکام القرآن" (تین جلدوں میں) ان کا شاہکار ہے (مرتب)

[3] اس مسئلے پر الجصاصؒ کے خیالات سورۂ فتح کی تفسیر میں ملاحظہ فرمائیں (مرتب)

Marfat.com

اور بد دیانتی ظاہر نہ کی جائے گی ؟ ایک نہ ایک دن اُن کی دوستی دشمنی کا فیصلہ کرنا ہوگا، اُن کی خفیہ سازشیں ہرگز قائم رہنے نہیں دی جاسکتیں ۔

(۳۰) وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۭ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ۝

اگر ہم چاہیں، تو تجھے وہ لوگ دکھا دیں اور تو انہیں اُن کے چہروں سے پہچان لے (اور اب بھی) تو ان کی بات کے ڈھب سے انہیں پہچان لے گا۔ اور اللہ کو تمہارے سب کام معلوم ہیں ۔

اگر خدا چاہے، تو آپؐ کو اُن لوگوں کی شناخت اُن کے چہروں سے ہو جائے لیکن وہ چاہتا ہے کہ آپؐ کو اُن منافقین کی کوئی ایسی عام نشانی بتا دے، کہ وہ قاعدے میں آسکے۔ مثلاً اُن کی بول چال اور لب و لہجہ سے آپ جان سکتے ہیں کہ کس طرح جنگ کی بات ٹال جاتے ہیں ۔

(۳۱) وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ ۝

اور البتہ ہم تمہیں جانچیں گے۔ تاکہ معلوم کرلیں کہ تم میں لڑائی کرنے والے اور قائم رہنے والے کون ہیں اور تمہاری خبریں تحقیق کرلیں ۔

منافقوں کا اخراج اور اگر کمزور لوگ اپنی حالت درست نہ کرلیں اور جنگ میں شریک ہونے کے لیے تیار نہ ہو جائیں، تو منافق بن جاتے ہیں۔ انقلاب کی حالت میں جنگ کے وقت مجاہدین اور منافقین کی تمیز لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو خبردار کر دیا۔ اور وہ اپنے اجتہاد سے انہیں پہچان لیتا ہے۔ اور انہیں مسلمانوں کی پہلی لائن سے نکال دیتا ہے۔ تاکہ وہ مسلمانوں کو نقصان نہ پہنچا سکیں[۱] ۔

---

[۱] اس موضوع پر مزید بحث سورۂ فتح میں ملاحظہ فرمائیں (مرتب)

Marfat.com

حضرت فاروق اعظمؓ نے اپنے زمانے میں فرمایا تھا۔ کہ اب جب مسلمان مضبوط ہو گئے ہیں۔ ہم منافقین کے ساتھ وہ معاملہ نہیں کر سکتے جو حضرت رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانے میں کیا کرتے تھے ۔

منافقین کو پہلی لائن سے نکال دینا اسی وقت ممکن ہوتا ہے، جب حکومت منظّم ہو جائے۔ شروع شروع میں حکومت منظّم نہ تھی، کہ اُنہیں باہر نکال دیتی یا اُنہیں سزا دیتی۔ حکومت منظّم ہو جانے کے بعد منافقین کو صرف نکالا ہی نہیں جائے گا، بلکہ اُن کے ساتھ وہ معاملہ ہوگا، جو کافروں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اُس وقت کسی کو اُن کے حق میں بولنے کی ضرورت نہ ہوگی ۔

ہم انقلابی جماعت کے لیے یہ شرط مقرر کرتے کہ وہ منافقین کو ہرگز جماعت میں قبول نہ کرے۔ اور جب وہ شامل ہو جائیں، تو اُنہیں اس وقت تک نہ نکالے جب تک تنظیم مکمل نہ ہو جائے اور حضرت نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرح صبر سے کام لے ۔

(۳۲) اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَھُمُ الْھُدٰی لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیْئًا وَسَیُحْبِطُ اَعْمَالَھُمْ ○

جو لوگ منکر ہوئے اور اُنہوں نے اللہ کی راہ سے روکا اور مخالف ہو گئے رسولؐ کے، سیدھی راہ ظاہر ہو چکنے کے بعد، وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور وہ اکارت کر دے گا ان کے سب کام ۔

جو لوگ قرآنی انقلاب کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی کوششیں ناکام رہیں گی ۔

Marfat.com

مُومنوں سے خطاب

(۳۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝

اے ایمان والو! اللہ کے حکم پر چلو، اور رسول کے حکم پر چلو اور اپنے عمل ضائع مت کرو ۔۔

نبی اکرم صلعم کی پیروی کے معنی مسلمانوں کو اپنی تمام توجّہ قرآن حکیم کی پیروی پر لگائے رکھنی چاہیے اور جیسے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اس قرآنِ حکیم کے نظام کے لیے لڑتے رہے تم بھی اُنہی کے قدموں کے نشانوں پر چلو۔ اور جو لوگ آگے بڑھنے سے رُک گئے یا پیچھے ہٹ گئے اُن کی اطاعت کرکے اپنے عملوں کو برباد مت کرلو تم جو نماز، روزہ وغیرہ اچھّے اعمال کر رہے ہو، وہ اس مقصد کی تمہید تھی جب یہ مقصد کہ قرآن حکیم غالب آئے اور اللہ کے بندوں میں سے ظُلم دُور کیا جائے بھول گئے، یا تم اُس کے لیے کھڑے نہ ہوئے۔ تو پہلے کیے ہوئے سب کام بے فائدہ ہو جائیں گے ۔۔

(۳۴) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ

جو لوگ مُنکر ہوئے اور اُنہوں نے اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکا۔ پھر مر گئے اور وہ منکر ہی رہے، تو اللہ اُنہیں ہرگز نہ بخشے گا

Marfat.com

کُفّار کا انجام | جو لوگ قرآن کی حکومت اور اُس کے نظام کے قیام کی مخالفت پر اڑے رہے اور لوگوں کو اس نظام پر چلنے سے روکتے رہے، لڑ کر، پراپیگنڈہ کر کے یا کسی اَور طرح مجبور کر کے، تو اگر وہ اسی حالت میں مر گئے اور انہوں نے اس انقلاب میں حصّہ نہ لیا، تو مرنے کے بعد کی زندگی میں اُن کی ترقی رُک جائے گی۔ اور وہ جہنم کے جس گڑھے میں پڑیں گے، اُسی میں پڑے رہیں گے۔

(۴۷:۳۵) فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۚ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝

تم بودے نہ ہوئے جاؤ۔ کہ پکارنے لگو صلح اور تم غالب رہو گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے، اور نقصان نہ دے گا تمہیں تمہارے کاموں میں۔

پائداری کی ضرورت | تمہیں چاہیے کہ بودے پن کا اظہار کرتے صلح! صلح! امن! امن! پکارنے لگو۔ بلکہ پائداری اور بہادری کے ساتھ جنگ کرو۔ اللہ کی تمام قوتیں تمہارے ساتھ ہیں۔ تم یقیناً کامیاب ہو گے۔ دُوسری جگہ ہے۔ کہ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا (الانفال ۸: ۶۱) (اگر وہ صُلح کی طرف جُھکیں، تو تم بھی جُھک جاؤ)۔ یعنی اگر مخالفین صُلح کی درخواست کریں، تو اُس وقت صلح کا ہاتھ بڑھانا چاہیے لیکن خود کمزوری دکھا کر صلح کرنے سے موت بہتر ہے۔ اگر تم قرآن حکیم کو بلند کرنے یا اُسے بلند رکھنے کے لیے لڑو گے۔ تو اللہ تمہاری مدد کرے گا ✣

یہ ضروری نہیں کہ ہر مرد، عورت، بچّہ، بوڑھا میدان جنگ میں جائے مگر یہ ضروری ہے کہ ہر ایک شخص کسی نہ کسی شکل میں جنگ میں حصّہ لے (تفصیل سورۂ فتح میں آئی ہے)۔

Marfat.com

(۳۶) اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔـلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۝

دنیا کی زندگی تو کھیل اور تماشا ہے اور اگر تم یقین لاؤ گے اور بچ کر چلو گے (یعنی عدل کرو گے) تو اللہ تمہیں تمہارا اجر دے گا اور تم سے تمہارے مال نہ مانگے گا ۔

مال خرچ کرنے کی ضرورت | ادنیٰ درجے کی زندگی یعنی حیوانی زندگی، جو عقل کے ماتحت نہ ہو اور جس کی غرض انسانیت کو ترقی دینا نہ ہو۔ لغو اور بے ہودہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے لیے تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ لیکن تمہاری جان اور تمہارا مال خود تمہارے اپنے صحیح نظام کے قیام پر خرچ ہونا ضروری ہے۔ اگر تم اس نظام کو مان کر، انصاف اور عدل قائم کرنے کے لیے کھڑے ہو جاؤ تو اس سے تمہیں فائدہ پہنچے گا۔ خدا تو غنی ہے۔ اُسے تمہارے مال کی ضرورت نہیں۔ پس ہر شخص کا فرض ہے، کہ اپنی طاقت کے مطابق جنگ میں حصہ غرض اللہ کی راہ میں جان و مال خرچ کرنے ہی سے انقلابی تحریک کو ترقی ہوتی ہے ۔

(۳۷) اِنْ يَّسْـَٔـلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ۝

اور اگر وہ تم سے مال مانگے اور پھر تم کو تنگ کرے تو تم بخل کرنے لگو اور وہ ظاہر کر دے تمہارے دل کی تنگیاں ۔

انقلابی پارٹی اپنے ممبروں کا سارا مال طلب نہ کرے، ورنہ یا تو وہ چھپا لیا کریں گے، یا اُن کے دلوں میں میل آجائے گا اور وہ تحریک میں پوری

Marfat.com

خوش دلی کے ساتھ حصہ نہیں لے سکیں گے۔ ہر مومن کا فرض ہے، کہ وہ اپنے مال میں سے بقدر ضرورت رکھ لے اور باقی مال تحریک کے لیے دیدے ۔

(۳۸) هَآ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝

سنتے ہو تم! لوگ تمہیں بلاتے ہیں۔ کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ پھر تم میں کوئی ایسا بھی ہے۔ کہ خرچ کرنا نہیں چاہتا۔ جو شخص بخل کرے گا، وہ اپنے آپ سے بخل کرے گا۔ اللہ تو بے نیاز ہے۔ تم ہی محتاج ہو۔ اگر تم پھر جاؤ گے، تو بدل لے گا اور لوگ تمہاری جگہ پھر وہ تمہاری طرح کے نہ ہوں گے ۔

تحریک کا تقاضا ہے، کہ تم اپنا مال اُس میں خرچ کرو۔ اگر تم بُخل کروگے تو یہ تحریک برباد ہو جائے گی۔ اور دشمن تمہیں ذلیل کر ڈالیں گے۔ اور تمہارا سارا مال لے جائیں گے۔ خرچ کرو گے تو فتوحات حاصل ہوں گی اور زیادہ مال و دولت ملے گا ۔

وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ (اللہ تعالیٰ تو بے نیاز ہے، تم ہی محتاج ہو) خدا تعالیٰ کو تو تمہارے مال کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ خود تمہاری اپنی قومی ضرورتیں ہیں۔ جو مال کے بغیر پوری نہیں ہو سکتیں۔ اگر تم اللہ کی راہ میں یعنی قومی ضرورتوں میں مال خرچ کرو گے، تو خدا تمہیں اتنی دولت دے گا، کہ تم بے نیاز ہو جاؤ گے ۔

Marfat.com

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ (اگر تم نے پیٹھ دکھائی، تو اللہ تمہاری بجائے اَور قوم بدل لے گا،

اگر تم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے۔ اور قرآن حکیم کو غالب کرنے کی تحریک میں جان و مال سے کوشش نہ کی، تو کوئی دوسری جماعت اس کام کے لیے تیار ہو جائے گی، جو مال بھی خرچ کرے گی، اور جان بھی لڑائے گی۔ وہ تم جیسی سُست اور کاہل اور جان و مال سے دریغ کرنے والی جماعت نہ ہوگی۔ مطلب یہ ہے کہ قرآن حکیم کا انٹرنیشنل نظام بہت بڑی قربانی کا طالب ہے۔

نبی کریم صلعم کی جماعت اور اللہ کی راہ میں خرچ

اس راہ میں بہت خطرے ہیں۔ لیکن آخر کار بین الاقوامی غلبہ اور عزت ہے اللہ کے فضل سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی تیار کی ہوئی جماعت نے جان اور مال سے کسی جگہ بھی دریغ نہیں کیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ جماعت کُل قومی انقلاب کا مرکز بن گئی اور وہ انقلاب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے تک مکمل ہو گیا ؛

اس کے بعد جب عربوں نے اس بین الاقوامی تحریک کو قومی بنا لیا اور رفتہ رفتہ جان و مال سے دریغ کرنے لگے، تو عجمی قومیں غالب آگئیں۔ قرآن کی سرمایہ شکن طاقت بہرکیف غالب رہنی چاہیے۔ جب اُس کی سرمایہ شکنی میں فرق آئے گا۔ اور سرمایہ پرستی پیدا ہو گی، ضرور انقلاب آئے گا۔ اور کوئی نہ کوئی سرمایہ شکن طاقت اوپر آجائے گی ؛

موجودہ دور کی ضرورت اور امام ولی اللہ دہلویؒ

اب جبکہ دُنیا کے کسی خطّے میں بھی سرمایہ شکن خدا پرست طاقت برسر اقتدار نہیں ہے۔ ضروری ہے اور انسانیت

Marfat.com

کا طبعی تقاضا ہے، کہ سرمایہ شکنی اور خدا پرستی کے مجموعی پروگرام پر انقلاب برپا ہو۔ یہ انقلاب کس خطّے میں ہوگا؟ کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ لیکن حجۃ الاسلام امام ولی اللہ دہلوی کی دُور بین نگاہ جو کچھ دیکھ رہی ہے۔ وہ انہوں نے تفہیمات الٰہیہ وغیرہ میں بیان کر دیا ہے۔

بہرکیف اس سورت میں قرآنِ حکیم کے جس انقلاب کی طرف دعوت دی گئی ہے، وہ ساری انسانی نوع کے لیے مفید ہے اور آج بھی جب انسانی سوسائٹی راسمالی (Capitalist) اور غیر راسمالی (Anti-Capitalist) کیمپوں میں بٹی ہوئی ہے۔ قرآنِ کریم ہی کی تعلیم صحیح معاشیات پیدا کرکے پائدار امن پیدا کر سکتی ہے۔ تاکہ اسلام کا مکمل نظام دنیا میں نافذ ہو۔ ضرورت پڑے تو وہ رجعت پسند طاقتوں کو قوت کے ذریعے ختم کرنے کا داعی ہے، لیکن رجعت پسندی کو کسی حالت اور کسی شکل میں بھی قبول نہیں کر سکتا۔

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

قرآنی

جنگِ انقلاب

فہرستِ مضامین

مضمون	صفحہ
مقدمہ	۵
انقلاب! انقلاب! اے انقلاب!	۱۶
سُورۂ قتال (انقلاب)	
قرآنی انقلاب اور جنگ	۱۸
نام	۱۸
پچھلی سورۃ سے ربط	۱۸
اگلی سورۃ کے ساتھ ربط	۱۸
اجتماعی تحریک کی دو قسمیں	۱۹
(ا) ارتقائی تحریکیں	۱۹
(ب) انقلابی تحریکیں	۱۹
انتفاعی جنگ	۲۰
قرآن کا فکر	۲۰

Marfat.com